مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، میں اپنے بیٹے محمد حمزہ حفیظ ولد محمد حفیظ کا نکاح کرنا چاہ رہی ہوں، جس لڑکی سے نکاح ہونا ہے، اس کے گھر والوں نے بتایا کہ وہ ایک دفعہ پہلے کاغذی طور پر نکاح کر چکی ہے، جس میں اس کی رخصتی نہیں ہوئی تھی، جس شخص سے نکاح ہوا وہ جرمنی میں تھا اور ملک شام کا رہنے والا تھا، وہ اس لڑکی کو طلاق دے چکا ہے، نکاح نامہ اور کاغذ پر لکھی طلاق کی تحریر موجود ہے، جس پر لڑکے کے دستخط بھی موجود ہیں، پہلا نکاح نامہ نادرہ میں درج نہیں کروایا گیا، اب آپ سے پوچھنا یہ ہے کہ ایسی صورت حال میں لڑکی کو نکاح نامہ میں کنواری لکھوایا جائے یا شادی شدہ، برائے مہربانی شریعت کی روشنی میں رہنمائی فرمائی جائے۔

الجامعۃ الاشرفیۃ
دار الافتاء
شارع فیروزپور لاہور پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا

بشرط صحت بیان و کاغذات، لڑکی کا پہلے نکاح ہوا جبکہ رخصتی نہیں ہوئی، پھر اس کو کاغذ پر لکھ کر طلاق دے دی گئی، جس سے لڑکی مطلقہ ہوگئی۔ شریعت میں نکاح صحیح ہونے کے لئے لڑکی کا کنواری یا مطلقہ ہونے سے فرق نہیں پڑتا۔ تاہم قانونی کاروائی میں کنواری یا مطلقہ وغیرہ لکھا جاتا ہے، نکاح نامہ میں یہ لکھنا کہ دلہن کنواری ہے، اس کا مطلب ہمارے عرف میں یہ ہوتا ہے کہ اس دلہن کی پہلی شادی ہے، وہ طلاق یافتہ / بیوہ وغیرہ نہیں ہے، لہٰذا صورت مسئولہ میں حقیقت میں تو لڑکی مطلقہ ہے، تاہم اگر فتنہ سے بچنے کے لئے کاغذات میں کنواری لکھوا دیا، تو اس پر جھوٹ کا گناہ ہوگا، جس پر اللہ سے سچے دل سے توبہ استغفار کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۲۲/ جمادی الاول / ۱۴۴۴ھ

17/ دسمبر/ 2022ء

دار الافتاء
رقم الافتاء: 1149
الجامعۃ الاشرفیۃ

الجواب صحیح
۲۲/ ۰۵/ ۱۴۴۴ھ
۱۷/ ۱۲/ ۲۰۲۲ء

الجواب صحیح